حدیثِ عمار رضی اللہ عنہ کے مصداق کون؟؟

کچھ روافض اور نیم روافض سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی صحابہ کرام کو جہنمی اور باغی ثابت کرنے کے لیے صحیح بخاری سے ایک روایت پیش کرتے ہیں۔

روایت: عکرمہ کہتے ہیں :ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے اور (اپنے صاحبزادے) علی بن عبداللہ سے فرمایا تم دونوں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور ان سے احادیث نبوی سنو۔ چنانچہ ہم حاضر ہوئے ‘ اس وقت ابوسعید رضی اللہ عنہ اپنے (رضاعی) بھائی کے ساتھ باغ میں تھے اور باغ کو پانی دے رہے تھے ‘ جب آپ نے ہمیں دیکھا تو (ہمارے پاس) تشریف لائے اور (چادر اوڑھ کر) گوٹ مار کر بیٹھ گئے ‘ اس کے بعد بیان فرمایا ہم مسجد نبوی کی اینٹیں (ہجرت نبوی کے بعد تعمیر مسجد کیلئے) ایک ایک کر کے ڈھو رہے تھے لیکن عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں لا رہے تھے ‘ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے اور ان کے سر سے غبار کو صاف کیا پھر فرمایا افسوس! عمار کو ایک باغی جماعت مارے گی ‘ یہ تو انہیں اللہ کی (اطاعت کی) طرف دعوت دے رہا ہو گا لیکن وہ اسے جہنم کی طرف بلا رہے ہوں گے۔(صحیح بخاری:2812) اس روایت کا اصل مفہوم سمجھنے سے پہلے ہم باغی کی تعریف سمجھیں گے کہ باغی کہتے کسے ہیں؟

باغی کی اصطلاحی تعریف

وہ جماعت جو ایک متفقہ خلیفہ کی بیعت کرنے کے بعد اس کی خلافت کا انکار کردے اور اس کی اطاعت سے نکل جائے۔(قاموس المحیط:مادہ بغی) یاد رہے! سیدنا معاویہؓ کی طرف سے اگرچہ بیعت میں تاخیر تھی لیکن انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار نہیں کیا تھا بلکہ وہ سیدنا علیؓ کو اپنے سے افضل اورخلافت کا زیادہ حقدار سمجھتے تھے سیر اعلام النبلاء میں روایت ہے: ابو مسلم خولانی اورکئی تابعین سیدنا معاویہؓ کے پاس آئے اور ان سے کہا آپ سیدنا علیؓ سے تنازع کرتے ہیں کیاآپ ان جیسے ہیں تو سیدنا معاویہؓ نے فرمایا:اللہ کی قسم علی رضی اللہ عنہ مجھ سے افضل ہیں اور اس خلافت کے معاملے میں مجھ سے زیادہ حقدار بھی ہیں لیکن تم جانتے ہوعثمان رضی اللہ عنہ مظلوماًشہید ہوئے ہیں۔ اور میں ان کا چچا زاد بھائی ہوں اور ان کے قصاص کا طلبگار ہوں۔لہذا تم علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاو اور ان سے کہو قاتلین عثمانؓ کو میرے حوالے کردیں پھر میں خود ان کے ہاتھ پر بیعت کرلوں گا۔چنانچہ وہ لوگ سیدنا علیؓ کے پاس گئے اور ساری بات کی لیکن آپؓ نے (حالات کے پیش نظر) قاتلین کو ان کے حوالے نہ کیا(سیر اعلام انبلاء:140/3وسندہ صحیح)اس روایت سے ثابت یہ ہوا کہ سیدنا معاویہؓ کی طرف سے بیعت کرنے میں تاخیرضرور تھی لیکن انکار نہیں تھا اور نہ ہی وہ خلافت چاہتے تھے ان کامطالبہ صرف قصاص عثمانؓ تھا۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حدیث عمارؓ کے اصل مصداق کون تھے؟

حدیث عمارؓ کے مصداق وہی خارجی باغی تھے جو سیدنا معاویہؓ اور سیدنا علیؓ کے گروہ میں داخل ہوکر دونوں طرف فتنے برپا کرنے والے تھے۔

دلیل: مستدرک حاکم میں یہی روایت (بخاری2812)مزید تفصیل کے ساتھ ہے جس سے مزید بات واضح ہوجائے گی کہ باغی کون تھے۔

عکرمہ فرماتے ہیں:ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے اور اپنے بیٹے کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور کہا ان کے پاس چلے جاو اور ان سے خوارج کے متعلق حدیث سن کر آنا۔ہم دونوں چل دیے ابوسعید رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں کام کر رہے تھے جب انہوں نے

ہمیں دیکھا تو اپنی چادر درست کرکے ہم سے باتیں کرنے لگے حتی کہ مسجد کے متعلق بات چل نکلی وہ کہنے لگے: ہم ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے جبکہ عمار رضی اللہ عنہ دودو اینٹیں اٹھا رہے تھے جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمار! اپنے ساتھیوں کی طرح تم بھی ایک ایک اینٹ کیوں نہیں اٹھا رہے؟ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا میں اللہ کے ہاں اجر کا طلبگار ہوں، ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے ان کے سر سے غبار کو صاف کرتے ہوئے فرمایا افسوس! عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔(مستدرک للحاکم:2653) اب اس روایت سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں ان سے جب خوارج کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے حدیث عمار بیان کی۔ اسی لیے ابن ملقن نے حدیث عمار کی تشریح میں لکھتے ہیں: صرف خوارج کے حق میں صحیح ہے کسی صحابی کی طرف منسوب کرنا درست نہیں۔(التوضیح لشرح الجامع الصحیح:جلد5)

سوال: اگر کوئی کہے خوارج تو جنگ صفین کے بعد ظاہر ہوئے تھے جبکہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ تو صفین میں ہی شہید ہوچکے تھے؟

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ خوارج کا وجود پہلے سے ہی تھا شہادت عثمان کے بعد یہ لوگ سیدنا علی کے گروہ میں داخل ہوگئے تھے، یہ فتنہ پرور لوگ تھے جب جمل میں صلح ہونے لگی تو انہوں نے رات کو دونوں طرف اپنے آدمی داخل کرکے آگ لگا کر جنگ برپا کردی۔ (البدایۃوالنہایۃ 239،237/7 طبری 488,489,493,494 , 496 /4) (الکامل لابن اثیر: 233,236/3) پھر اسی طرح مزید اشتعال پھیلانے کے لیے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا۔اور انہیں میں سے ایک شخص ابن جرموز سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لے کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے اسے جہنم کی وعید سنائی(مستدرک للحاکم:5578,79,80) اب اسی طرح کا کردار ان خوارج نے صفین میں بھی ادا کیا اپنے لوگوں کو سیدنا معاویہ کے گروہ میں داخل کر کے حالات کو مزید بھڑکانے کے لیے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا ۔اور نبی ﷺ کا فرمان سچ ثابت ہوا کہ عمار رضی اللہ عنہ کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔(بخاری:2812)۔

مسند احمد میں روایت ہے:

حنظلہ بن خویلد عنبری سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ ان کے ہاں دو آدمی آئے، وہ دونوں عمار رضی اللہ عنہ کے سر کے بارے میں جھگڑ رہے تھے، ان میں سے ہر ایک کہتا تھاکہ اس نے قتل کیا ہے، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: بہتر ہے کہ تم میں سے ایک یہ بات اپنے ساتھی کے بارے میں بخوشی تسلیم کر لے، (یہ کوئی باعثِ ناز بات تو نہیں ہے)، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ: ایک باغی گروہ عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کرے گا۔ (مسنداحمد:12350) یاد رہے!جس طرح سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کا قاتل سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گروہ میں تھااور آپ اس کے اس عمل سے بری تھے اسی طرح سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اپنے گروہ میں موجود قاتلین عمار سے بری ہیں۔ جو کہ اصل میں تیسرا خوارج کا گروہ تھا۔ جن کا وجود تو تھا لیکن ابھی ظاہر نہیں ہوئے تھے۔پھر جب جنگ صفین کے بعد مسئلہ تحکیم ہوا دونوں طرف صلح کی راہیں ہموار ہونے لگیں تو انہیں خوارج نے صلح کو ناپسند کیا اور اس پر اعتراضات کرنا شروع کردیے۔(صحیح بخاری:4844) پھر جب دونوں طرف سے جنگ بندی ہوگئی اور ان کا راستہ تنگ ہونے لگا تو انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گروہ سے الگ ہوکر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر کفر کے فتوے لگا کر اعلان بغاوت کردیا۔اور نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق باغی اور خارجی کہلائے۔